السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اپنے باپ کی زندگی میں فوت ہونے والے شخص کی میراث کی بابت شریعت کا کیا حکم ہے؟ کیا یہ میراث سے محروم ہے خواہ اس کے چھوٹے چھوٹے فقیر بچے ہی کیوں نہ ہوں؟ کیا دوسروں کی ناپسندیدگی کے باوجود ایسے بچوں کو کچھ دینا جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آدمی کو چاہیے کہ جب اس کا کوئی بیٹا اس کی زندگی میں فوت ہو جائے اور اس کی اولاد ہو تو وہ ان کے لئے اپنے مال کے ایک تہائی حصے سے کم میں وصیت کرے خواہ ان کے چچے اسے ناپسند ہی کریں آدمی کو اپنی وفات سے قبل اپنے مال کے ایک تہائی حصے میں تصرف کا حق حاصل ہے لہذا اگر اس کے یتیم پوتے وارث نہ بنتے ہوں تو ان کے حق میں ان کے باپ کی وراثت کی وصیت کر دے بشرطیکہ یہ وصیت کل مال کے ایک تہائی حصہ کے برابر یا اس سے کم ہو، اپنے اجتہاد سے جو چاہے ان کے لئے وصیت کر سکتا ہے اور اگر وہ وصیت نہ کرے تو پھر یتیم بچوں کو دادا کی میراث سے کچھ نہیں مل سکتا الاّ یہ کہ ان کے چچے اس کی اجازت دے دیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج3ص69

محدث فتویٰ